ہدایت نامہ کارروائی مقدمات دیوانی

مولفہ

عدالت العالیہ ہائی کورٹ کلکتہ

جسکو

باجازت عدالت موصوف

بابو بیجناتھ بی اے منصف مظفرنگر ضلع سہارنپور

نے

ترجمہ کیا معہ شرح ونظایر متعلقہ کارروائی مذکور

سنہ ۱۸۷۸ء

مطبع بھارت بندھو علیگڈھ مین باہتمام بابو طوطا رام

و مادھو پرشاد صاحب طبع ہوا

قیمت فی جلد ۸/ تعداد جلد ۱۰۰۰

دیباچہ
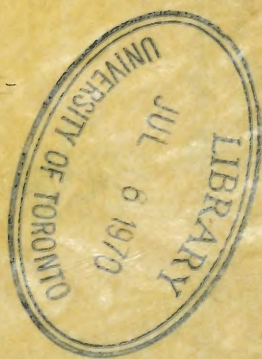
کتاب ہذا سابق مین انرائبل مسٹر فیر صاحب بہادر جج عدالت العالیہ ہائی
کورٹ کلکتہ نے بطور لکچر کے تالیف کی تہی مگر بوجہہ ہونے مفید عام کے
عدالت موصوف نے کتاب مذکور کو اپنے اہتمام سے شایع کرا کے جملہ
عدالتہاے ماتحت مین بہیجا اور منجملہ سرکلرات کے اوسے بہی ایک سرکلر
قرار دیا مین نے ترجمہ کتاب مذکور حسب اجازت عدالت موصوف کے کیا ہے
اور صرف ترجمہ ہے نہین بلکہ بوجہہ رایج ہونے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ع کی بجاے
دفعات ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع دفعات ایکٹ مذکور قایم کر دی ہین اور نیز تعریفات
ضروری مثل بناء مخاصمت و استحقاق نالش و پلیڈنگس وغیرہ اکثر نظایر
حال متعلقہ کارروائی زیادہ کر دی ہین کتاب ہذا پانچ حصو پر منقسم ہے
حصہ اول کارروائی قبل سماعت مقدمہ سے متعلق ہے کہ اوسمین وقت
گذرنے عرضی دعوی سے تا تحریر تنقیحات جملہ کارروائی عدالت کا ذکر ہے
حصہ دوم مین سماعت مقدمہ کا ذکر ہے اور اوسمین طرز لینے اظہار گواہان

اور کرنے تقریر اور اجرا کمیشن و غور نسبت وقعت شہادت زبانی
و دستاویزی کے بخوبی تصریح کی گئی ہے حصہ سوم اجراے ڈگری سے
متعلق ہے اوسمین نسبت تحریر کرنے ڈگریات و دیگر مباحثات کہ جو وقت
گذرنے درخواست اجراے و تصفیہ تعداد و اصلات کے پیش ہوتی مین
تصریح کی گئی ہے حصہ چہارم متعلق اپیل سے ہے حصہ پنجم مین قاعدہ
ترتیب مسل تنقیحات الف و بے کا ذکر ہے اسقدر حصہ اہل عملہ کو نہایت
مفید ہے اس تحریر سے واضح ہوگا کہ یہہ کتاب صرف حکام اور وکلاء کے
لیئے ہے مفید نہین ہے بلکہ امیدواران وکالت کو بھی مفید ہے
اور اگر اسپر کماحقہ عملدرآمد کیا جاوے تو وہ غلطیان جو اکثر کارروائی
مین عدالتہاے مفصل کے ہوتی ہین عموماً نہو نگے اور گو ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع اور ایکٹ ۱۸۷۲ع
بہت مصرح ہین لیکن اوسے اس کتاب کی خوبی اور فوائد مین مطلق فرق نہین
آتا مثلاً گو ایکٹ ہذا مین یہہ لکھا ہے کہ تنقیحات کس کس کاغذ سے قائم
ہونی چاہیئے ہین مگر یہہ نہین لکھا کہ عدالت ہر کاغذ پر کسطرح سے غور کر کے
کس کس امور کو شامل تنقیح کرے اور کسکو نکرے اسیطرح پر گو قانون شہادت مین
گواہ سے اون سوالات پوچھنے کی نسبت جو نہین پوچھی جا سکتی ممانعت
لکھی ہے مگر یہہ نہین لکھا کہ مقدمہ کسطرح پر اور تقریر کسطرح پر شروع ہونی
چاہیئے اور ہر قسم کی شہادت پر حاکم عدالت کو کسطرح غور کرنا چاہیئے

اور شہادت زبانی کے بمقابلہ شہادت دستاویزی کیا وقعت ہے امیدداران وکالت کے لیئے یہہ کتاب کلید قفل امید اور راسطح مفید ہے کہ ہر چہ کارروائی مین اکثر لوگ بوجہ عدم وقفیت تحریر کرنے تنقیحات درست کی و نیز دیگر کارروائی کے ناکامیاب ہوجاتے ہین انکو اس سے بہت مدد ملیگی اس ترجمہ کی قیمت بہت کم اسواسطے رکھی گئی ہے کہ ہر شخص اسکو خرید سکے اپنے نفع ذاتی سے مقصود نہین اونکو مدد ملنا ہی اپنا نفع ذاتی ہے فقط

العبد

راقم بندہ بیجناتھہ بی اے مصنف

ھدایت واسطے کارروائی مقدمات دیوانی

(۱) جب کوئی عرضی دعوی عدالت مین پیش کیا جاوے تو حاکم عدالت کو جسکے روبرو وہ پیش ہو جاے کہ اوسے خوب غور سے دیکھے اور اپنا اطمینان کلی اسبات مین حاصل کرے کہ عرضی دعوی سے صاف اور صریح بناء مخاصمت[۱] پیدا ہوتی ہے یا نہین اور حاکم مذکور کو یہہ بھی دیکھنا لازمی ہے کہ عرضی دعوی مین مدعیان کا اشتمال بیجا تو نہین ہے عرضی دعوی مین یہہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ اگر ایک سے زیادہ اشخاص بطور مدعیان کے نالشی ہون تو اون سب کو (نہ صرف اونمین سے چند اشخاص کو) وہ استحقاق جسکے مقدمہ مین چارہ جوئی کیجاوے پیدا ہوتا ہے یا نہین

[۱] لفظ بناء مخاصمت مین ہر امر شامل ہے جو واسطے ثابت کرنے دعوی یا مدعیکی ضرور اور اہم ہو اور نیز وہ جملہ امور جو واسطے پیدا کرنے استحقاق نالش کے خواہ وہ از طرف مدعی یا شخص ثالث کے وقوع مین آوین ضرور ہون مثلاً صرف معاہدہ کرنا یا اوسکی عدم تعمیل بناء مخاصمت نہین کہلاتی بلکہ اونمین سے ہر ایک بناء مخاصمت کا ایک جزو ہے — اسیطرح پر وہ بدل جو مدعاعلیہ کے اقرار کے عوض مین دیا گیا ہو یا پورا کرنا کسی شرط کا یا واقع ہونا کسی امر کا

(دفعہ ۲۶ ضابطۂ دیوانی

اگر جملہ اشخاص کہ جو اوس استحقاق کے مستحق ہون کہ جسکے انحراف سے نالش دایر ہوئی ہے یکجا نالش کرنے پر متفق نہوسکین تو اس امر کا عرضی دعوی مین ذکر ہونا چاہئے اور وجہہ انکار کی اگر معلوم ہو تحریر ہونی ضرور ہے اور اون اشخاص کو جو نالش کرنے سے انکار کرین مدعا علیہم قرار دینا چاہئے مگر عرضی دعوی مین اون مدعا علیہم کے جنکے مقابلہ مین دادرسی چاہی جاوے اور دیگر مدعا علیہم کے امتیاز ہونا چاہئے اور جبکہ جملہ مدعا علیہم اول الذکر کے نسبت دادرسی یکسان نہو تو ہر مدعا علیہ کی نسبت جو چارہ جوئی کی جاوے اوسکی

دفعہ ۲۸

نوعیت کا بہی اظہار ہونا ضرور ہے — علاوہ برین عرضی دعوی سے یہہ بہی واضح ہونا ضرور ہے کہ بناء مخاصمت جسکی مدعی نالش کرتا ہے کل مدعا علیہم یا اون اشخاص سے جنکی وہ قایم مقام ہین

حسبہ استحقاق نالش مدعی مبنی ہے جزو بناء مخاصمت متصور ہوتا ہے — واضح ہو کہ مدعی کا استحقاق نالش بناء مخاصمت سے بالکل مختلف ہے کیونکہ بناء مخاصمت تو وہ چیز ہے جو استحقاق مدعیکے خلاف ہے اور جس سے وہ عدالت مین نالش کرنیکو مجبور ہوا برخلاف اسکے استحقاق نالش ثبوت اس امر کا ہے کہ اوس سے مدعیکو عدالت مین چارہ جوئی کرنیکی وجہہ کافی حاصل ہو

نظیر (بمقدمہ برج لال راے — بنام کہتر راے مترے — فیصلہ جات اجلاس

کسی نہ کسیقدر متعلق ہے — اگر وجہہ نالش بمقابلہ ایک مدعاعلیہ
کی وجہہ نالش بمقابلہ دوسرے مدعاعلیہ سے اصل مین مختلف
ہو تو عرضی دعوی یا بسبب نقص متعدد البناء ہونیکی ناقص متصور ہوکر
واسطے ترمیم کے مدعی کو واپس ہونا چاہیئے — مدعی کا بیان
تحریری جزو عرضی دعوی نہین ہونا چاہیے سوای اون اشخاص
کے جنکو مدعی نے فریق ثانی قرار دیا ہو اور کوئی شخص بجز احکام
مندرجہ دفعہ ۴۳ ضابطہ دیوانی کے شامل مقدمہ نہین ہو سکتا
اور وہ اختیار جو عدالت کو اس دفعہ کی روسے دیا گیا ہے صرف
وقت سماعت مقدمہ کے عمل مین آسکتا ہے اور جب بہی صرف
اوس صورت مین کہ جب واقعات مقدمہ سے جو منکشف ہوے
ہون واضح ہوتا ہو کہ اگر مقدمہ بحثیت موجودہ قایم رہے تو نتیجہ
مقدمہ کا اثر استحقاق متعلق مقدمہ اون اشخاص غیر حاضر پر ہوگا
مگر یہہ اختیار کمتر کام مین لانا چاہیئے کیونکہ کسی شخص کے استحقاق
موجودہ پر کہ جو اوسکو کسی جایداد کی نسبت فی الواقع حاصل ہو السی

دفعہ ۳۱

کامل عدالت العالیہ ہائی کورٹ کلکتہ ۱۸۶۶ع بمقدمہ کیلی — بنام فرلسپیر
مسٹر جسٹس گنڈی صاحب نے یہہ تجویز کیا کہ صرف عدم تعمیل معاہدہ سے استحقاق
نالش نہین کہلاتا بلکہ جملہ واقعات جو ثابت کرنے ضرور ہون (انڈین لا رپورٹ جلد ۲ دسمبر ۱۸۶۷ع)

مقدمہ کی ڈگری سے جسمین وہ فریق نہو عموماً اثر نہین ہو سکتا ہے
نالشات بابت تقسیم یا بابت اثبات حق بٹوارہ یا واسطے رسید کی
یا انفکاک رہن یا بیعات یا انتظام جائداد یا انفساخ شراکت وغیرہ کا
درست طور پر اوسوقت تک تصفیہ نہین ہو سکتا جب تک کل
اشخاص جنکو معاملہ متنازعہ سے تعلق ہو شامل مقدمہ نہون اور
خاص منشاء دفعہ ۳۲ کا یہ ہے کہ اگر مدعی نے فریق ضروری
کو شامل نکیا ہو تو عدالت کو شامل کرنے فریق ضروری کا اختیار ہے
مگر اس دفعہ کی رو سے جیسا کہ عموماً مقدمات مین ہوتا ہے
عدالت مجاز اس امر کی نہین ہے کہ اشخاص غیر کو اونکی درخواست
پر شامل مقدمہ کرے الا بادی النظر مین اس امر کے ثابت ہونے
پر کہ اونکا مقدمہ مین شامل ہونا ضرور ہے —

اصول اسکا یہہ ہے کہ جملہ اشخاص شامل مقدمہ ہونے چاہئے جنکو معاملہ
اور نتیجہ مقدمہ سے انصافاً یا قانوناً تعلق ہو (ملاحظہ کرو کتاب ایکوٹی جورس پروڈنس
اسٹوری صاحب کی) — بموجب دفعہ ۷۳ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع کے کوئی
شخص شامل مقدمہ نہین ہو سکتا تا وقتیکہ اسکو کوئی استحقاق یا تعلق شئی
دعوی مقدمہ سے نہو یا جسپر نتیجہ مقدمہ کا موثر نہوگا (بمقدمہ کیول گنگر نام
پرسنو کمار چیٹرجی جلد ۲ — انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۲۲۴)

(۳۳) جب مقدمہ واسطے قایم کرنے امور تصفیہ طلب کے پیش ہو تو عدالت کو چاہیے کہ عرضی دعوی اور بیان تحریری مدعی کو دوبارہ غور سے دیکھے اور عام بیانوں سے وہ بیانات جدا کرے جو واسطے بنا ٔ مخاصمت مدعیکے ضرور ہوں ایسے بیان بہت تہوڑے ہونگے پہر عدالت کو چاہیے کہ مدعا علیہ کے بیان تحریری پر غور کرے اور یہہ دیکھے کہ منجملہ بیانات مدعیکی کون ایسے بیان ہین کہ جو بیان تحریری مین ضمناً یا کسی اور طرح پر تسلیم نہین کیئے گئے ہین نیز اگر عرضی دعوی کے وہ بیانات اہم کہ جنسے انکار ہونا معلوم ہو یا جنکو مدعا علیہ تسلیم نکرے بطور سوالات کے تحریر ہوں تو یہہ وہ امور تنقیح طلب متعلقہ واقعات ہونگے کہ جنپر مدعی کا دعوی مبنی ہے پہر عدالت پر لازم ہے کہ مدعا علیہ کے بیان تحریری پر واسطے بیانات اہم کے (اگر کوئی ہوں) غور کرے کہ جنسے مدعی دعوی مین گو کہ مدعا علیہ اوس سے منکر نہو تغیر آتا ہو اور مدعی کی بنا ٔ مخاصمت کالعدم ہوتی ہو پس اگر یہہ بیانات بطور سوالات کے تحریر ہوں تو یہہ وہ امور تنقیح طلب ہونگے کہ جنپر اصل مین درصورت ثابت ہونے دعویکے جوابدہی مدعا علیہ مبنی ہوگی — ✤

دفعہ ۱۴۶ و ۱۴۷ ضابطہ دیوانی

بند ۲

اگر بیانات یا بیان تحریری کے غیر محدود ہوں تو عدالت کو چاہیے
کہ صحت کے ساتھہ یہہ معلوم کرے کہ فیمابین فریقین کون
کون امور متنازعہ فیہ ہین بذریعہ اظہار فریقین یا استفسار
اونکے وکلاء کے یا کسی اور شخص کے کہ جو حالات مقدمہ سے
واقف ہو یا بذریعہ طلب کرنے ترمیم بیان تحریری کے ***
تنقیحات مین امور متنازعہ فیہ کا صحت کے ساتھہ بیان ہونا
ضرور ہے اور یہہ صحت صرف اوسوقت حاصل ہو سکتی ہے
کہ جب فریقین کے بیان تحریری کی صحت پر استدلال کیا جاوے
— پس دو قسم کی تنقیحات جو اسطرح پر پیدا ہونگی وہ تنقیح ہونگی
کہ جن پر مقدمہ مبنی ہوگا اور اونمین سے ہر تنقیح علیحدہ ہے
نہ کہ بطور جواب دوسرے کے — علاوہ ازین اگر مناسب
ہو تو امور متعلقہ واقعات جو امور اہم کے متعلق ہوں وہ بھی
شامل تنقیح ہونے چاہیین (۴) اگر مقدمہ مین ایک سے
زیادہ مدعاعلیہ ہوں تو عدالتکو چاہیے کہ ہر تنقیح کے مقابل اون
نام مدعاعلیہون یا مدعاعلیہ کا کہ جسکی اور مدعی کے مقابلہ مین

دفعہ ۱۴۶ اصالتاً دلوانے

دفعہ ۳

(۲) ہر امر کہ جو شہادت سے اندر عرضی دعوے کے معقول طور پر شامل ہونا
معلوم ہوتا ہو شامل تنقیح بھی ہونا چاہیے مگر شرط یہہ ہے کہ امر مذکور

وہ تنقیح پیدا ہوئی ہو تحریر کرے جب ایسا کیا جاوے
تو عدالت کو عرضی دعوی مین نقص متعدد البناء کا اگر باوجود
خوض وقت گذرانے عرضی دعوی کے نہ معلوم ہوا ہو اسوقت
ضرور معلوم ہو جاویگا اور اگر اوسوقت عدالت کو یہہ معلوم ہو کہ
مقدمہ مین نقص متعدد البناء ہونیکا ایسا ہے کہ جو موثر مقدمہ
ہوگا تو اوسکو چاہیے کہ مدعی سے کہے کہ وہ کس بناء مخاصمت
کی نسبت مقدمہ کی سماعت کرانا چاہتا ہے اور باقی حصہ کی نسبت
دست برداری کرنیکی ہدایت کرے وہ نقص متعدد البناء کہ جس
سے اس طرح پر مقدمہ ناقص ہو جاوے کونسا ہے یہہ امر
صرف سہولیت سماعت پر مبنی ہے مگر اسکے امتحان کے لیے
یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ ایک مدعا علیہ سے کسی ایسے دعوے کہ جسمین
السپی ہے اور جداگانہ امور متعلق دیگر مدعا علیہم کے شامل ہون —

واسطے تصفیہ امر متنازعہ فیہ کے باہم ہوا سبات کا کرنا واسطے کرنے انصاف کی عدالت کا
کام ہے تاکہ پھر مقدمہ مقدمہ ثانی دائر کرنے کا موقع نہ ملے اور یہہ صرف اوسصورت مین ہو سکتا ہے کہ جب
بعد یہہ صادر کرنے حکم مناسبت شرائط تحریر تنقیحات مرتبہ اور تحریر تنقیحات مذکورکے عدالت مقدمہ موجودہ مین
اصل امر متنازعہ فیہ کا تصفیہ کر سکے — دوارکاداس بنام جانکی داس مور انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ کو
الرملطی سے بار اور طرح تنقیحات جو عدالت نے قائم کی ہون ایسے ہون کہ جنسے کل مقدمہ کا تصفیہ ہو سکے تو عدالت کو چاہیے کہ ا مقدمہ کو

دفعہ ۱۴۶ ایکٹ [illegible] ضمن ۳

کہ جسسے مدعا علیہ مذکور کو کچھ تعلق نہو حوالہ دہی کرانا چاہیئے
بروقت تحریر کرنے تنقیحات کے عدالت کو چاہیئے کہ جملہ فریقین
کا اظہار لیوے اور اگر فریقین مصلحت ہو تو اونسے فرد تحریری
اون امور تنقیح طلب کے کہ جنکو وہ واسطے تصفیہ قرار واقعی
متنازعہ کے مناسب سمجھے داخل کرا دے — بعد تحریر ہونے
اون تنقیحات کے جو عدالت کی رائے مین مناسب ہون فریقین
کو اختیار ہے کہ کسی تنقیح نامنظور شدہ کو بذریعہ تحریر کے داخل
کرین اور اوس تحریر پر عدالت کو تنقیح مذکور کی کیفیت لکھنا لازم ہے
— مقدمہ کے درست تصفیہ کرنیکا صرف یہہ طریقہ ہے کہ مدعی
کے عرضی دعوی اور بیان تحریری پر بعد غور کامل کے مدعیکے
استحقاق نالش کی اصلیت اخذ کیجاوے اور اکثر حالتون مین

حصول نکرے بلکہ واسطے تصفیہ اصل امر متنازعہ کے موقع ترمیم یا التواء کا دے)
(کی مقدمہ ہنومان پرشاد پانڈے بنام منراج ہوئی کنور کم تنقیحات مین وہ
بیانات اہم شامل ہونے چاہیین جو واسطے تائید بنا مخاصمت کے ضرور ہون
اور جنسے مدعا علیہ کو انکار ہو یا جو واسطے تائید عذر مدعا علیہ کے ضرور ہون اور
اونسے مدعیکو انکار ہو شہادت کے وہ اجزاء جو واسطے اس غرض کے پیش

سماعت مقدمہ کے وقت اوسوقت سے رفع ہوجاتی ہے
کہ جب درست تنقیحات صحت کے ساتھہ تحریر ہوتی ہین
برخلاف اسکے وہ تنقیح جو بطور سلسلہ سوالات پیچیدہ ہو جیسا کہ اکثر
دیکھنے مین آتا ہے تنقیح نہین کہی جاسکتی ایسی تنقیح سے بجز تکلیف
وقت سماعت کے اور کچھہ نتیجہ پیدا نہین ہوتا اور ڈبل الیشو
یا الیشو بطور جواب کے تحریر کرنے سے عموماً یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ عدالت یہہ نہین دیکھہ سکتی کہ درست تنقیح کسطرح اور کسطرف
سے پیدا ہوئی ایسی تنقیح جیسے کہ آیا مدعی مستحق پانے
ڈگری کا ہے یا نہین ٭ بالکل بے معنی ہے اور اوس سے
بچنا لازم ہے —

کیجا دین کہ عدالت کسی بیان اہم کی صداقت کو دریافت کرے شامل تنقیح
نہونی چاہیے — نظیر مقدمہ برج بنام فرزند علی جلد ۳ —
صفحہ ۳۰۳ رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد مغربی وشمالی ابروقت پیش
ہونے ضابطہ دیوانی جدید کے کونسل واضعان قانون مین یہہ کہا گیا تھا
کہ عدالت ہای دیوانی تنقیحات کے تحریر کرنے مین بیانات اہم پر اپنے تئین
محدود نہین رکھی اکثر تنقیحات مین امور متنازعہ شامل ہوتے ہین اور بعض
اوقات تنقیح بہت پیچیدہ ہوتے ہین اور ایک سے زیادہ بیانات اہم شامل ہوتے ہین

تاریخ پیشی کی اطلاع کہ جس سے فریقین کو مع اپنے گواہوں کے حاضر ہونیکا موقع ملے
پیشتر سے ہو جانی چاہیئے — یہہ کام فریقین مقدمہ کا ہے کہ بسبب ضرورت اپنے
گواہوں کو عدالت میں حاضر کریں عدالت کو چاہیئے کہ بطریق گذرنے درخواست کسی
فریق کے بلا تاخیر سمن بنام گواہان جاری کرے — سماعت کی تاریخ جو بطریق
مذکورہ بالا مشتہر کیجاوے سوائے وجہہ خاص کے تبدیل نہیں ہونی چاہیئے
اور جب تاریخ مذکورہ بلا رضامندی فریقین کسی دیگر طور سے تبدیل ہو تو حسب دستور
سابق اوسکی بھی فریقین کو اطلاع ہونی چاہیئے — مقدمہ کے التواء کے
لیئے یہہ عذر کافی نہیں ہے کہ کوئی گواہ مطلوبہ کسی فریق کا حاضر نہیں ہے الا اوس صورت
کہ عدالتکا بذریعہ شہادت کے کہ جو قبل شہادت مقدمہ کے حسب ضابطہ تحریر ہونی
چاہیئے اس بات میں اطمینان ہو کہ گواہ غیر حاضر گواہ اہم ہے اور فریق طلب کنندہ
نے حتی الامکان کوشش سزاوار واقعی واسطے حاضر کرنے اوسکے کی ہے ایسی
صورتوں میں اگر عدالت کی یہہ راے ہو کہ درصورت نہونے التواء کے نقص انصاف
میں خلل آویگا تو عدالت کو اختیار ہے کہ بعد لینے شہادت گواہان حاضر کے
مقدمہ کو ملتوی کرے مگر بروقت التواء کے عدالت کو لازم ہے کہ وجہہ التواء کی تحریر
کر کے خرچہ التواء کی نسبت حکم مناسب صادر کرے — جب کبھی
کہ پیشتر شروع کرنے مقدمہ کے یا اور کسی وقت پر عدالت کو اسبات کے اطمینان کرنیکی ضرورت ہو
کہ آیا کسی سمن یا دیگر حکمنامہ کی تعمیل حسب ضابطہ ہوئی یا نہیں تو اوسکو لازم ہے کہ افسر متعینہ سمن کی

دفعہ ۱۵۹ ضابطہ دیوانی

(۸)

شہادت اور نیز اوس شخص کی جو اوسکے ساتھہ واسطے نشاندہی کے گیا ہو تحریر کرے اور حاکم عدالت
کو خاص کر یہہ یاد رہے کہ مسکن کے دروازہ پر سمن کا چسپان
کردینا بموجب دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی کے تعمیل کافی نہین ہے
الا اوس صورت مین کہ خود مدعا علیہ پر تعمیل کرنے مین کوشش
معقول بلا کامیابی عمل مین آچکی ہو اور نیز یہہ کہ مدعا علیہ
دراصل اوس مکان مین رہتا ہو یہہ سب شرائط شہادت سے
ثابت ہونی چاہین پیشتر اسکے کہ حاکم عدالت کا درست طور پر
اسبارہ مین اطمینان ہو کہ تعمیل سمن کی حسب ضابطہ ہوگئی یا نہین
— اگر وہ شخص جسپر تعمیل کرنا سمن کا منظور ہو سوا ے
اوس مکان کے جسکی نشاندہی کی گئی ہے اور کہین ہو تو فسر
برندہ سمن کو لازم ہے کہ یا تو اوسکو تلاش کرے یا کہ بموجب
دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی کے سمن کو واپس کرے مگر پیشتر اسکے کہ کوئی
مقدمہ یکطرفہ شروع ہو تعمیل ہونا سمن کا حسب ضابطہ ثابت ہونا چاہیے —

واسطے اس امر کے کہ تعمیل سمن کی کافی ہوگئی یہہ ضرور ہے کہ مدعا علیہ اوس مکان مین اسطور پر
رہتا ہو کہ جس سے یہہ اغلب ہو کہ اطلاع تعمیل سمن مدعا علیہ کو ہو جاویگی یہہ ہو سکتا ہے کہ مدعا علیہ
کی سکونت ایسی ہو کہ جس سے عدالت کو اختیار سماعت نالش پر حاصل ہوتا ہو مگر تعمیل سمن کے لئے
کافی نہو یہہ ایک بحث واقعات کی ہے دیکھو ہیرا نراین بنام بھوبی من کون ہائی کورٹ رپورٹ نمبر ۵ صفحہ ۱۰

کارروائی سماعت مقدمہ

(۱۰) جب ایکدفعہ سماعت مقدمہ کی شروع ہو جاوے تو بجز کسی وجہہ
خاص کے بعد کو اوسمین وقفہ نہونا چاہئیے بلکہ اگر ضرور ہو تو تا اختتام
روز بروز جاری رہنا چاہئیے جب کبھی کہ روز شروع سماعت تبدیل
ہو یا کہ بعد شروع ہونیکے مقدمہ ملتوی ہو تو حکم تبدیلی یا التوا
معہ وجہہ اوس حکم کے علیحدہ کاغذ پر صاف صاف
تحریر ہونا چاہئیے اور حاکم عدالت صادر کنندہ حکم کے
اوسپر دستخط معہ تاریخ صدور حکم تحریر ہونا لازم ہے۔

(۱۱) مقدمہ اسطرح پر شروع ہونا چاہئیے کہ وہ فریق جسپر
بار ثبوت ہو اور جو اوسوقت کے لیئے فریق ثبوت کنندہ
قرار دیا جاوے حالات مقدمہ کو جسپر اوسکی بناء مخاصمت
یا جوابدہی مبنی ہو بیان کرے اور اون واقعات کا جنکو وہ
شہادت سے ثابت کرنے پر آمادہ ہے خلاصہ کہے۔ واقعات
جو اسطرح پر بیان ہون معقول طور پر اوس فریق کے

کیفیت ظہری ناظر کی تعمیل سمن کے لیئے کافی نہین ہے۔ مقدمہ (اودہی
چندروت بنام اسکاٹ صاحب ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۔
دفعہ ۱۰۴ ضمن ۳ دفعہ ۱۷۹ — و دفعہ ۱۸۰ ضابطہ دیوانی —

پلیڈنگس یعنی عرضی دعوی یا بیان تحریری کے مطابق ہونے[۱]
چاہیئے کیونکہ کوئی فریق اون واقعات مقدمہ سے جو اوسنے
شامل مثل کیئے ہون اور جسکے تردید پر فریق ثانی آمادہ ہو
وقت سماعت مقدمہ کے واقعات مختلفہ کو ثابت نہین کر سکتا
اور وہ واقعات جو قابل ثبوت ہون سب ملکر اوس مقدمہ کا وہ
جزو اعظم ہونی چاہیئے کہ جسکو اوسکے فریق مخالف نے اپنی
عرضی دعوی یا بیان تحریری مین تسلیم نکیا ہو اور اگر تنقیحات
درست قایم ہوئی ہونگے تو اونہین وہ واقعات مجتمع یا دینگے

(۲۳۴) — بعد بیان کرنے اپنے مقدمہ کے فریق ثابت کنندہ کو چاہیئے
کہ اپنے گواہون کا سلسلہ وار اظہار کرا دے اور بذریعہ ایسے سوالات
جنکا طرز موصل الی المقصود ہو گواہ سے مقدمہ کے کل واقعات
اہم کہ جنکو وہ اپنے علم ذاتی سے بیان کر سکتا ہو بیان کرا لے[۲]

---

[۱] منشاء پلیڈنگس کا یہ ہے کہ خلاصہ کرنے کے ذریعہ سے اصل امور متنازعہ فیمابین فریقین دریافت ہو جاوین تاکہ اون امور کی نسبت کہ جو متنازعہ نہون بحث نہونے پاوے اور اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاکم عدالت کے روبرو اصل امر متنازعہ فیمابین فریقین پیش ہون اور بیجا صرف اور تکلیف جو کہ واسطے پیدا کرنے شہادت امور غیر متنازعہ فیہ کے درپیش آتی ہے رفع ہو جاوے (ملاحظہ کرو بیرولد صاحب کا کامن

[۲] ملاحظہ کرو دفعہ ۱۳۸ قانون شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع

فقرہ (۱۴۳)

گواہ سے عام طور پر یہہ کہنا کہ جو کچھہ وہ جانتا ہے بیان کرے
یا کہ واقعات مقدمہ بیان کرے عموماً ہونا چاہئے کیونکہ گواہ کو
اوس سے تعلیمی قضیہ کے بیان کرنیکا موقع ملتا ہے گواہ سے
سوالات فریق طلب کنندہ یا اوسکے وکیل کو کرنا چاہئے سوالات
سریع الفہم اور اسطرح کے ہوں کہ اونکے ذریعہ سے گواہ جسقدر
سلسلہ وار ممکن ہو کل واقعات متعلقہ امر متنازعہ فیہ کو جنکا اوسکو
علم ذاتی ہو بیان کرسکے لیکن کسی امر متنازعہ یا پر سوالات مذکور ایسے
نہونے چاہئیں کہ جس سے گواہ کو جواب معلوم ہوتا ہو اور نہ ایسے ہونے
چاہئیں کہ جس سے گواہ بخبر شخص یا ہر کے کسی نتیجہ عقلیہ یا نتیجہ واقعات
گویا کسی امر یقینی کو سوا اوسکے کہ جو اوسنے اصل میں دیکھا ہو بیان کرنیکا
موقع ملے اسی طرح پر فریق ثانی کو گواہ سے سوالات جرح کرنے چاہئے
مگر ایسی حالت میں سوالات موصل الی المقصود کرنیکی اجازت دیجا سکتی ہے زان بعد فریق

مثلاً گواہ کا یہہ کہنا کہ مدعی کا نوکر ہمیشہ سے چہارم حصہ پر قابض چلا آتا ہے
اور میں اس گانو میں جب سے ہوش ہوا ہے کاشتکار ہوں اور میرا باپ
بھی پہلے مجھسے کاشتکار تھا اس سبب سے میں جانتا ہوں — یا یہہ کہنا کہ میں
مدعی کی کوٹھی میں محرر ہوں اور مدعا علیہ وہاں بھاگن ۱۲ شدہ میں آیا اور اوسنے
چار مدیوں پر دستخط کیے چنانچہ عدالت نے بندیاں گواہ کو دکھلائیں اور اوسنے دستخطونکی شناخت کی

اول مجاز اس بات کا ہے کہ گواہ سے سوال مکرر (۲) واسطے صراحت
اون واقعات کی کرے کہ جو اوسنے بجواب سوالات فریق ثانی ناکافی
طور پر بیان کیے ہوں اور نیز واسطے انکشاف اون واقعات مزید کے
کہ جو اوسکو سوجھائے گئے ہوں اور شہادت میں داخل کیے گئے ہوں

— جبکہ گواہ کا اظہار اول اور اظہار از طرف فریق ثانی اور اظہار
مکرر از طرف فریق اول ہوتا ہو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ عموماً دخل نہ دے
سواے اوس صورت کے کہ جہان سوالات کو صاف اور درست
طور پر کرنا اور گواہ سے نادرست سوال کو روکنا اور صحیح جواب لینا
مناسب ہو اگر سوالات گواہ سے معقول طور پر ہوئی ہونگے تو حاکم عدالت
بلحاظ واقعات اہم کے گواہ کی حیثیت سے بخوبی واقف ہو جاویگا
اور اوسوقت حاکم عدالت اگر مناسب سمجھے تو گواہ سے کوئی سوال جو
اوسکی رائے مین مناسب ہو کرے (۴) اظہار صرف اون گواہونکا جو حسب
دفعہ ۱۶۵ و ۱۷۱ ضابطہ دیوانی کے مطلوبہ عدالت ہوں عدالت کو

ایسے بیانات بجاے اسکے کہ اون امور پر مبنی ہوں جنکا گواہ کو ذاتی علم ہو وہ نتائج ہیں
جو گواہ نے واقعات غیر منکشف شدہ سے نکالے ہین اور گو ظاہر مین بہت موثق معلوم
ہوتے ہین مگر حاکم عدالت کو چاہیئے کہ اونپر راے مبنی نکرے —
چنانچہ مثال اول مین گواہ کو اون واقعات پر جو اوسنے خود دیکھے ہوں اور جسے

ہو دلینا چاہیے اور بعد لینے اظہار کے فریقین مقدمہ سے کوئی
فریق چاہے تو اوس گواہ سے سوالات جرح کر سکتا ہے
اور بعد ختم ہونے سوالات جرح کے اگر عدالت مناسب سمجھے
تو گواہ سے حسب قواعد مرقومہ بالا سوالات مکرر کرے (۱۴۳)

(۱۴۲) ہر دستاویز یا کاغذ جو کوئی فریق اپنے فریق مخالف کے مقابلہ
میں بطور شہادت کے کام میں لانا چاہیے تو اوسے چاہیے
کہ دوران ثبوت مقدمہ میں اوسے اس غرض سے پیش
کرے — اور اگر دستاویز مذکور بموجب ضابطہ دیوانی
کے پہلے سے شامل مثل ہو گئی ہو تو مثل مقدمہ سے علیحدہ ہونی
چاہئیے اور اگر ایسا نہو تو وہ دستاویز اوس فریق سے کہ جسکی جرأت

مدعی کا قبضہ ظاہر ہوتا ہو مجدد دکر لینا چاہیے تھا یعنی اوس سے ایسی [illegible]
دینا چہارم حصہ لگان کا مدعی کو یا تقسیم ہونا لگان کا تو اور یا چہارم حصہ مدعی کا
بیان کرانا چاہیے تھا — مثال آخر الذکر میں گواہ سے واقعہ دستخط کو بیان کرانا چاہیے تھا
اور خاص کر اس امر کو کہ اوس نے مدعا علیہ کو اون ہنڈویات پر دستخط کرتے دیکھا جو اوسکو
وقت اظہار کے دکھلائی گئیں اور جنپر واسطے حوالہ دینے آئندہ کے نشان لگایا گیا —
اون تمام حالتوں میں گواہ کو ایسے عام بیانات کرنیکا موقع نہ دینا چاہیے تھا تو وہ بیانات بطور تمہید خاص
بیانات کے ہوں — (۱) ملاحظہ کرو دفعہ ۱۴۳ قانون شہادت ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء
(۲) دفعہ ۱۳۸ قانون شہادت کو دیکھو —

مص

میں جو طلب ہوکر پیش ہو — یہہ امر کہ کوئی دستاویز اوس فریق کی
کہ جسکی طرف سے وہ پیش ہونی چاہیئے نوکر یا گماشتہ کے قبضہ میں ہے
از خود ایسی وجہہ نہیں ہے کہ جس سے بعد انقضاے میعاد مندرجہ دفعہ
۱۳۹ ضابطہ دیوانی کے اوسکو پیش کرنیکی اجازت دیجاوے
اگر فریق ثانی دستاویز کی شہادت میں داخل ہونے پر اعتراض نکرے
اور دستاویز بھی ایسی نہو کہ جو قانوناً شہادت میں منظور ہونیکے قابل نہو

واسطے اس غرض کے کہ معاملات متنازعہ میں گواہ کی شہادت کو کیا وثوق ہے
(۴۴) کوئی شخص گواہ کا اظہار اول بلا ضائع کرنے اپنے وقت کے کافی طور پر نہیں
کرا سکتا تاوقتیکہ گواہ کی حیثیت کا بلحاظ حالات مقدمہ کے اوسکو علم نہو اور جبکو
یہہ خوب معلوم نہو کہ یہہ کون واقعات کی نسبت گواہ اپنے علم ذاتی سے شہادت دے
سکتا ہے اور گواہ کو صرف اون واقعات پر جنکا اوسکو علم ذاتی ہو صرف وہ شخص محدود
رکہہ سکتا ہے جسکو خود واقعات جنکو گواہ بیان کرتا ہو معلوم ہوں اور چونکہ اظہار اول میں
گواہ سے سوال موصل الی المقصود نہیں پوچھی جا سکتی پس گواہ کا اظہار اول لینا اوس
شخص کا جو مقدمہ کی پیروی عدالت میں کرتا ہو سب سے بڑا فرض ہے اور حالانکہ ولایت
میں تو اس امر کو بہت مشکل تصور کرتے ہیں مگر اس ملک میں خاص کر ہو جہہ سے مشکل ہے
کہ ہر گواہ میں عموماً یہہ عادت ہوتی ہے کہ شروع سے آخر تک کل مقدمہ کو بیان کرنے
پر آمادہ ہوتا ہے خواہ اوسنے واقعات میں سے کوئی دیکھے ہوں یا نہ دیکھے ہوں

(۱۵)

تو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ دستاویز کو داخل شہادت
کرے اور بعد ثبت کرنے ایسی نشان یا حرف کے کہ جس
سے اوس دستاویز کا دوران مقدمہ مین ہمیشہ حوالہ دیا جاوے
حاکم عدالت کو چاہیئے کہ اوسکو یا اوسکے جزو کو کہ جسقدر ضروری
چاہین پڑھوا دے — اگر وقت داخل ہونے دستاویز کے
فریق ثانی اوسکی شہادت مین داخل ہونے کی نسبت اعتراض
کرے تو عموماً دو امر تصفیہ طلب پیدا ہونگے اول یہہ کہ دستاویز
آیا اصلی ہے یعنی ایسی ہے جیسا کہ فریق پیش کنندہ اوسے
بیان کرتا ہے اور دوسرے یہہ کہ دستاویز مذکور اگر اصلی
بھی ہے تو وہ بمقابلہ اوس فریق کے کہ جسکے اوپر اوسکا ثبوت
ہونا مطلوب ہے قانوناً شہادت مین داخل ہوسکتی ہے یا نہین
— امر آخر الذکر تو صرف لایق بحث ہے مگر امر اول کی

اور مفصل کی عدالتوں مین یہہ صرف ایک امر اتفاقیہ ہوتا ہے کہ گواہ کا اظہار
ان امور پر جو اوسنے اصل مین دیکھے ہون محدود رہے — پس اس سبب سے
عدالت کو خود اول گواہ کا اظہار نہین لینا چاہیئے سوالات جرح سے
چند مطلب حاصل ہوتے ہین اول یہہ کہ عام طور پر یا نسبت خاص واقعات کے
گواہ لایق اعتبار کے نہین ہے دوسرے یہہ کہ گواہ کی شہادت کی اصلیت نسبت

نسبت اسقدر شہادت تائیدی کہ جسقدر فریق پیش کنندہ پیش
کر سکے پیش ہونی چاہیے اور اگر حاکم عدالت کی یہہ راے ہو
کہ جو شہادت اس امر مین پیش کی گئی ہے بعد سوالات جرح
کے ایسی ہے کہ جس سے بادی النظر مین دستاویز واقعی ثابت ہوتی
ہو اور عدالت کی یہہ راے ہو کہ دستاویز مذکور بمقابلہ فریق ثانی
شہادت مین قبول ہی ہو سکے تو اوسکو چاہیے کہ دستاویز مذکور
کو اوسی طور پر پڑہواے جیسا کہ قاعدہ اخر الذکر مین درصورت
نہونے اعتراض کے لکہا ہے لیکن دستاویز خواہ شہادت مین
مقبول ہو یا نہو مگر جسوقت کہ کوئی گواہ اوسکی نسبت کوئی امر
بیان کرے اوسپر فوراً اوسیوقت نشانی کر دینی چاہیے اور اگر
اسطور پر پہلے نشان نہ لگایا گیا ہو تو اوسیوقت کہ جب حاکم عدالت

اون معاملات کے جنکا اوسکو علم ذاتی ہو قایم ہو جاے تیسرے یہہ کہ گواہ سے
فریق جرح کنندہ کی مفید مطلب امور بیان کراے جائین — چوتہی یہہ کہ
گواہ سے اون فعلونکی تصریح جو فریق جرح کنندہ نے اونکی نسبت بیان کئے ہین کرائی
جاوے چنانچہ انمین سے اول امر کی نسبت تو بہت کم کوشش ہونی چاہیے
گو کہ عدالت ہائی مفصل مین جرح کنندہ کا ہمیشہ یہی منشا ہوتا ہے — برخلاف
اسکے دوم و سوم و چہارم امور کی نسبت کبہی کوشش نہین ہوتی حالانکہ بلا ہونے ایسی

(۱۶)

اوسکی منظوری کی نسبت تصفیہ کرے ضرور نشان کرنا چاہیئے ـ
مگر پیشتر اسکے کہ کسی گواہ سے کوئی دستاویز شناخت کرائی جاوے
اوس گواہ سے عموماً بذریعہ سوالات مناسب کے اوس دستاویز سے واقف
ہونیکی وجوہات بیان کرانے چاہئین مثلاً اگر کوئی گواہ کسی کے دستخط
کی نسبت شہادت دینے کو موجود کہ اوپر فرض کیا گیا ہے تو اوسے
ایسے واقعات مختصر طور پر بیان کرانے چاہئین کہ جنکی وجہہ سے وہ
وقت دستخط کرنیکے موقع پر حاضر تھا اور اگر بوجہہ وقفیت ذاتی خط
کسی شخص کے گواہ سے اوسکے دستخط کی شناخت کرائی جاوے تو اوس
سے اوس طریقہ کی نسبت کہ جس سے اوسکو اوس دستخط کا علم ہوا استفسار
کرنا ضرور ہے یہہ اوس فریق کو کرنا چاہیئے کہ جو دستاویز کو ثابت
کرانا چاہتا ہے اور فریق ثانی کو اگر وہ چاہے تو گواہ سے پیشتر اسکی

ایسی کوشش کی عدالت گواہ کی وقعت کو نہین دیکہہ سکتے اور چونکہ مفصل کی
عدالتون مین ہر گواہ مین یہہ عادت ہوتی ہے کہ اپنے فریق کے مفید شہادت
دے پس حکام تجربہ کارونکے فیصلجات مین ایسے فقرات جیسے کہ ہر فریق
کے گواہ اوسکے بیان کی تائید کرتے ہین اور اسی سبب سے ہم شہادت دستاویزی
کی نسبت غور کرتے ہین ۔۔ پائے جانا کچہہ تعجب کی بات نہین ہے ـ
حالانکہ حکام مذکور یہہ نہین دیکہتے کہ تا وقتیکہ دستاویزات کی مقبول شہادت

که اوسکو وه دستاویز معاینه کرائی جاوے سوال جرح کرنیکی
اجازت دیجاوے اور عدالت کا یهه غرض هے که جب کوئی
گواه کسی کے دستخط کو شناخت کرے یا تصدیق کرنیکی قابلیت
ظاهر کرے تو اثبات کا همیشه خیال رکھے که اوس قابلیت
کا حسب طریقه مذکوره بالا امتحان هوگیا هے یا نهین الا اوس صورت
مین که فریق ثانی اوس قابلیت کو تسلیم کرے اور اگر بعد استفسار
اس امر کے یهه واضح هو که گواه وقت دستخط کے حاضر نهین تها
یا یه که اوسکو معقول طور پر دستخط کی شناخت کرنیکی قابلیت نهین
هے تو حاکم عدالت کو چاهیے که دستخط کے معامله مین اوسکی شهادت
نه لے — ایک شخص[۱] کا دستخط جو دوسرے شخص کے قلم سے
تحریر هونا بیان هو یا شهادت سے ظاهر هوا هو وقت تک ثابت
متصور نهین هوتا که جب تک واقعی هونا دستخط کا اور اختیار از طرف
اوس شخص کے که جسکا دستخط هونا بیان هوا هے ثابت نهو اور

(۱۷)

کر نمین پابندی قواعد ذیل کی نهو تو دستاویزات مذکوره نسبت شهادت
نامکمل گواهان کے بهی زیاده تر نامعتبر هوتی هے — (هدایت نامه سابقه مرتبه
فیر صاحب)

[۱] دفعه ۴۷ قانون شهادت ایکٹ ۱ سنه ۱۸۷۲ع

اور درصورت دستخط کسی بردہ نشین عورت کی شہادت اس
امر کی نسبت کہ وہ عورت وہی ہے کہ جسنے دستخط کئے ہین
گذرنی چاہیئے پیشتر اسکے کہ دستخط کا ثبوت اسقدر کافی متصور
ہو کہ وہ کاغذ شہادت مین داخل ہو سکے اور درصورت ہونے
شخص ناخواندہ کے یہہ ثابت ہونا چاہیئے کہ وہ دستاویز کے
مضمون کو سمجھہ گیا تھا —

(۱۸) بلحاظ منشاء قانون نسبت پیش ہونے اور ثبوت دستاویزات
قدیم کے عدالت کو معقول طور پر اسبات کا اطمینان کرنا لازم ہے
کہ دستاویز صرف حراست جائز سے پیش ہوئی تھی بلکہ وقت تحریر سے
حراست جائز مین رہی ہے —

(۱۹) جب کبھی نقول قانوناً داخل
شہادت ہونی چاہئین تو یہہ بات یاد رکھنی لازمی ہے
کہ وہ واقعات جنکی رو سے نقل دستاویز بجاے اصل کی شہادت مین

دستاویز مذکور کا اوس شخص کی طرف سے جسکی حراست مین ہونی چاہیئے پیش
ہونا کافی ہوگا بشرطیکہ اوسپر کوئی اعتراض بذریعہ سوال جرح یا اور کسی طور سے
نہوا ہو مگر حاکم عدالت کو ہمیشہ چاہیئے کہ جب ممکن ہو دستاویز کی حراست کی واقعات
کو معلوم کرے اس مسئلہ قانون کے سمجھنے مین کہ وہ دستاویز جو بعد از تیس سال
ہو از خود ثابت ہے اکثر غلطی ہوتی ہے بہت سے لوگ تو ایسے دستاویز کو جو تیس سال

داخل ہوسکے اون واقعات سے بالکل مختلف ہین کہ جنکی روسے
بمقابلہ فریق ثانی وہ دستاویز اصل یا نقل بابت امور متنازعہ
فیہ کے متعلق مقدمہ متصور ہووے

(۴۰) جبکہ حسب ہدایت مذکورہ بالا وہ فریق کہ جسپر بار ثبوت ہے اپنا
مقدمہ بیان کر چکے اور جملہ گواہان پیش کردہ اوسکے کا اظہار اول
و دوم و سیوم ہو چکے اور جملہ دستاویزات پیش کردہ اوسکے شہادت
مین منظور یا نا منظور ہو چکین تو فریقین مقدمہ کو چاہیئے کہ حسب
اونکی واقعات جداگانہ ہون اپنے واقعات کو سلسلہ وار بیان کرین
اور جب سب فریق یہہ کر چکین تو شہادت خواہ زبانی یا دستاویزی
جو ہر فریق کی طرف سے پیش ہوئی ہو اوسکی نسبت بھی ایسا ہی ہونا چاہئے
جیسا کہ فریق اول کی نسبت ہوا تھا اور اوسکے ختم ہونے کے بعد فریق اول کو
فریق ثانی کی شہادت کے نسبت جو کچھہ کہنا ہو کہنے کی اجازت دینا چاہیئے ۔

بادی النظر مین معلوم ہوتی ہو بلا کسی ثبوت کے شہادت مین اوسکا داخل کرنا جایز
سمجھتے ہین مگر یہہ اونکی غلطی ہے ۔ اس مسئلہ کے اگر اصل مطلب پر غور
کیا جاوے تو اوسی عام قاعدہ مین کہ ہر دستاویز کہ جو کسی شخص کی طرف سے
تحریر ہونے کی نسبت سے موثر ہو شہادت سے ثابت ہونی چاہئے تھوڑا سا تغیر آتا ہے اسکا
یہہ مطلب ہے کہ بعد تیس برس کے تحریر دستاویز از خود ثبوت ہوتی ہے کیونکہ

(۴۳) — اگر فریق مخالف کے بیان واقعات مقدمہ مین ایسے واقعات
داخل ہوئے ہون کہ جو فریق اول کے واقعات سے باہر اور
اوسکی شہادت سے متعلق نہون تو اگر فریق اول چاہے
تو اوسکو واسطے تردید واقعات مذکور کے شہادت تردید پیش
کرنیکا اور فریق ثانی کو اوسکی تردید کا پیشتر اوسکے کہ فریق
اول اپنی شہادت کی نسبت حسب ہدایت مذکورہ بالا گفتگو
کرے موقع دینا چاہیے مگر اس سے یہہ خیال کرنا نہین چاہیے
کہ فریق اول واسطے پیش کرنے شہادت تردید کے مستحق
ملتوی کرانے مقدمہ کا ہے — اوس فریق کا فرض ہے
کہ ایسی شہادت تردیدی اپنے پاس تیار رکھے الا اوس صورت
مین کہ عدالت کی راے مین ایسی شہادت موجود نہ رکھنے کی وجہہ
معقول ہو — (۴۴) حاکم عدالت کو کہ جسکے روبرو مقدمہ کی سماعت
ہو یہہ اختیار ہے کہ منجملہ گواہان فریقین کے کسی گواہ کو واسطے
تتمہ اظہار اول یا اظہار ثانی کے اگر اوسکے راے مین بنظر انصاف

یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ جملہ گواہان دستاویز مذکور اس عرصہ مین فوت ہوگئے
ہونگے اور اس سبب سے فریق پیش کنندہ اوسکی تحریر کے ثبوت سے بچ سکتا ہے
اگر کوئی اعتراض ہو تو عدالت کو چاہیے کہ بلا ثبوت اوسکے اصلیت کی دستاویز کو شہادت مین

مناسب ہو مکرر طلب کرے مگر سلسلہ مذکورہ بالا میں بلا وجہ کافی خلل
واقع نہونا چاہیئے اور جب اوسمیں خلل واقع ہونا ضرور ہو تو حاکم عدالت
کو چاہیئے کہ اوسکی وجہہ جداگانہ تحریر کرے یہہ دستور کہ جب کبھی فریقین
کے گواہ حاضر ہوں بلا ترتیب مذکورہ بالا اونکا اظہار لیا جاوے باعث
تکلیف اور بے ضابطگی کا ہے — جب کبھی کہ حاکم عدالت کو بنظر انصاف
یہہ مناسب معلوم ہو کہ وہ اختیارات جو بموجب دفعہ ۱۹۱
ضابطہ دیوانی کے عدالت کو حاصل ہیں عمل میں آویں تو اوسکو
چاہیئے کہ اس امر کی وجہہ تحریر کرے اور جو کچھہ حالات اسطرح
پر معلوم ہوں بحاضری فریقین عدالت عام میں وقت سماعت
کے یا دیگر تاریخ جسپر مقدمہ ملتوی کیا جاوے پیش ہونا
چاہیئے اور عدالت صرف ایسی حالات کو اوس وقت شہادات
میں داخل کر سکتی ہے اور اونکی نسبت تجویز کر سکتی ہے

(۴۳)

(۱) دفعہ ۱۹۱ ضابطہ دیوانی — مگر یہہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اس قاعدہ
کی رو سے گواہ کو دوبارہ طلب نہ کیا جاوے —

(۲) عدالت صرف ایسی دستاویزیں طلب کر سکتی ہے جو قانوناً شہادت میں
داخل ہو سکیں اس دفعہ سے عدالتکو یہہ اختیار نہیں ہے کہ کوئی کاغذ جو کسی مقدمہ
کی مثل میں ہو کسی دیگر مقدمہ میں جو عدالت کے روبرو پیش ہو کام میں لا سکے

کہ جب وہ اسطرح پر پیش ہوں — نسبت عمل درآمد اس
اختیار کے بمطابق درخواست کسی فریق کے حاکم عدالت کو
چاہیے کہ کسی کاغذ یا مثل کو جسکو وہ فریق اپنی درخواست
پر حاصل کر سکتا ہو یا کسی ایسی دستاویز کو جیسے کہ سمن
یا پلیڈنگس یا ڈگری یا حکم یا دیگر روبکاریات متفرقہ یا اور کوئی
کاغذ کہ جسکی وہ نقل مصدقہ حاصل کر سکتا ہو طلب نکرے
الا اوس صورت میں کہ کوئی خاص وجہہ اصل دستاویز کی ملاحظہ
کی ہو —

(دفعہ ۱۴۴) جب کسی مقدمہ میں حساب لینا ضرور ہو تو اوس فریق کو جسپر
حساب دینا لازم ہے چاہیے کہ وقت ادخال بیان تحریری یا دیگر
تاریخ معینہ پر کہ جو قبل از سماعت مقدمہ عدالت سے مقرر ہوئی
ہو حساب پیش کرے اور عدالت کو چاہیے کہ فریق ثانی
کو وقت مناسب واسطے جانچنے حساب کے اور پیش کرنے اعتراضات
کے دے اس حساب کو پیش کنندہ پر حلف یا بیان صحیح

علیہ اکثر عدالتین فریقین کی غیر حاضری میں امسال مقدمات طلب کر کی اسلئے
فیصلہ کو اون پر مبنی کرتی ہیں مگر یہ درست نہیں کیونکہ عام قاعدہ یہ ہے
کہ کوئی چیز شہادت میں داخل نہیں ہو سکتی جبتک فریقین کی حاضری انکا پیش ہو کر جرح وغیرہ

تصدیق کرنا لازم ہے —

(۴۵) جب کبھی دوران مقدمہ مین یہہ ضرور ہو کہ واسطے تحقیقات موقع کے اہل کمیشن یا امین عدالت مقرر کیا جاوے تو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ حکم اپنے قلم سے تحریر کرے اور اُس حکم مین مراتب مفصلہ ذیل تحریر ہون — صحیح امور جنکی نسبت تحقیقات مطلوب ہے (۲) وجہہ اسباب کی کہ عام قاعدہ کی بموجب اس امر کی شہادت عدالتمین کیون نہین لیجا سکتی — اور پروانہ مین فرایض اہل کمیشن صرف ایسے امور پر جنسے کہ لینے حساب اور اظہار گواہان اور معاینہ کرنے اراضی یا دیگر شئے متنازعہ اور پیش کرنے کیفیت عدالتمین بذریعہ نقشہ یا تحریر یا دونون کی نسبت حالات موجودہ موقع آراضی معاینہ شدہ اور حدود اربعہ اسکے اور واقع ہونے موقع مذکور کے بلحاظ دیگر موقعون وغیرہ کے جیساکہ ہو محدود ہونے چاہیئے — عدالت کو یہہ اختیار نہین ہے کہ امین کو واسطے کرنے تصفیہ کسی امر متنازعہ کے متعین کرے — اہل کمیشن یا امین کا کام صرف بہم پہونچانا شہادت یا دینا

(۱) ملاحظہ کرو دفعہ ۳۹۲ و ۳۹۳ ضابطہ دیوانی —

(۲) ملاحظہ کرہ دفعہ ۳۹۲ و ۳۹۴ ضابطہ دیوانی —

(۴۶)

کیفیت واسطے اعتراض سماعت مقدمہ کے ہے اور شہادت
مذکور معہ نقشہ جات اور کوالف وغیرہ کے سر اجلاس بحاضری
فریقین پیش ہونے چاہیئے اور مانند دیگر شہادت کے
حسب قواعد مرقومہ بالا اونکی آزمایش اور جرح ہونی چاہیئے ۲۰
بعد اختتام سماعت مقدمہ کے کل دستاویزات جو بموجب
دفعہ ۵۹ ضابطہ دیوانی کے عرضی دعوی کے ساتھہ داخل
ہوئے ہوں یا بموجب دفعہ ۱۳۹ و ۱۴۰ کے پیش ہوئے
ہوں اور جو وقت پیشی مقدمہ بوجہہ نہ داخل ہونے شہادت
شامل نہی الف (۲) یا فریقین کو واپس نہوے ہوں فریقین ۲۰
داخل کنندگان یا اون اشخاص کو جنہوں نے عدالت میں
دستاویزات مذکور کو پیش کیے ہوں جیساکہ مناسب ہو
فوراً واپس ہونے چاہئین — بعد اختتام جملہ شہادت کے
مقدمہ واسطے بحث کے عموماً ملتوی نہونا چاہیئے مگر یہہ
اوس التواء سے متعلق نہیں ہے جبکہ معقول طور پر کسی فریق کو
جیسے کل مقدمہ کی نسبت جوابدہی کا منصب حاصل ہو مہلت
دینی ضرور ہو اور نہ ایسے التوا سے متعلق ہے جو واسطے کرنے
بحث قانونی کے ضرور ہو اور بحث مذکور مقدمہ کی سماعت کیوقت

پیدا ہوئی ہو — اور بنظر آسانی یا اختتام سماعت شہادت
واسطے مباحثہ کے ملتوی رہی ہو —

(۴۷) جب کہ سماعت مقدمہ ختم ہوئے تو حاکم کو چاہئیے کہ فوراً یا جسقدر
جلد ممکن ہو اپنی تجویز کی نسبت غور کرے انشاء کا کرنا
حاکم مذکور پر اسواسطے ضرور ہے کہ اوسوقت طرز ادا سے
شہادت اور خواص جداگانہ ہر گواہ کی اوسکے پیش نظر ہوتے ہیں
حاکم عدالت کو یہہ خوب یاد رکھنا چاہئیے کہ اونکا اول فرض
یہہ ہے کہ نسبت اصلیت اون واقعات مقدمہ کے جنکی
نسبت فریقین کو اتفاق نہو درست نتیجہ اخذ کریں اور اوس
نتیجہ کے اخذ کرنیکا ذریعہ صرف شہادت گواہان ہے کیونکہ
دستاویزات عموماً صرف اسی وجہ سے موثر مقدمہ ہوتی ہیں کہ

دفعہ ۱۹۸ ضابطہ دیوانی —

(۴۶) ملاحظہ کرو دفعہ ۲۰۳ و ۲۰۴ ضابطہ دیوانی — (۴۷) فیصلہ میں صرف
یہی نہیں تحریر ہونا چاہئیے کہ آیا دعوی مدعی یا عذر مدعا علیہ ثابت ہے بلکہ یہہ بھی
لکھنا چاہئیے کہ شہادت پیش کردہ فریقین کس نوعیت کی ہے اور کسطرح پر اون کی وجوہ سے
دعوی مدعی یا عذر مدعا علیہ ثابت ہوتا ہے فیصلہ مقدمہ کا اون واقعات پر ہونا چاہئیے
جو پلیڈنگس میں شامل یا اونسے متعلق پائے جاویں + نظیر مقدمہ ترلوکچند بنام [illegible]

کہ وہ اون فریقون کی جنہون نے اونپر دستخط کیئے ہون یا اونکے مرضی ظاہر کی ہو منشاء دلی کے اظہار ہین اور دستاویزات کا موثر مقدمہ ہونا صرف بلحاظ اون حالات کے ہو سکتا ہے کہ جنکی وجہہ سے اون اشخاص کو جنکی مقابلہ مین اونکا موثر ہونا مطلوب ہو اونسے تعلق ہوا اور یہہ سب امر صرف شہادت زبانی سے معلوم ہو سکتے ہین اکثر کواغذ مثلاً بہی جات حساب و کاغذ جمعبندی و خسرہ جات وغیرہ غایت درجہ معاملات متذکرہ اونکے ہموقت تحریر ہین — اور بحق اوس فریق کے جسکی طرف سے وہ تحریر ہوے ہین موثر نہین ہین سواے اوسقدر کے کہ اونسے تائید اظہار گواہان نسبت معاملات متذکرہ اونکے ہوتی ہے مثلاً شہادت خزانجی کی تائید نسبت رسید زر نقد حساب کی بہی جات سے ہوتی ہے شہادت گماشتہ کی نسبت وصول رقوم لگان مندرجہ جمعبندی کی جمعبندی سے ہوتی ہے — اور نیز تعلقات فریقین مقدمہ مین اون واقعات سے کہ جنسے مدعیکو بناء نالش پیدا ہوئی یعنی وہ واقعات جنکے ذریعہ سے مدعی کو منصب اور مجبوری دائر کرنے نالش کی ہوئی اور وہ واقعات

جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ ویکلی رپورٹ نظیر الیہ الکہند سنگہ بنام ستیا چرن بہٹ جلد ۶ ویکلی

کہ جو واقعات مذکورہ بالا سے پہلے واقع ہوئے اون سب سے اکثر حالات مقدمہ کا ایک عمدہ طور پر سراغ لگتا ہے ۔ اور یہہ ھی اون حالات کا امتحان ہے مگر یہہ سب امور بجز اظہار گواہان کے اور کسی ذریعہ سے کم معلوم ہو سکتے ہیں پس حاکم عدالت کا وقت سماعت مقدمہ کی یہہ فرض ہے کہ وقت اظہار ہر گواہ کے اوسکی طرف توجہہ کامل رکھے اور اوسکی طرز اظہار کو غور سے دیکھتا ہے اور سب سے زیادہ یہہ یاد رکھے کہ اوسکا بڑا کام یہہ ہے کہ واقعات مقدمہ کو گواہوں کے ذریعہ سے معلوم کرے اور اگر وہ اس اس امر کی طرف بغور تمام متوجہہ ہوگا تو وہ اس مطلب میں ضرور کامیاب ہوگا اور جبکہ اصل اصل واقعات اہم معلوم ہو گئے تو فیصلہ کے درست ہونے میں بہت کم شبہہ ہے ۔ چاہئے کہ جملہ احکام جو عدالت نسبت تبدیلی فریقین یا سماعت مقدمہ کے صادر کرے اور جملہ واقعات اہم جو دوران مقدمہ میں واقع ہوئے ہوں وقتاً فوقتاً ہوشیاری کے ساتھہ تحریر ہو کر شامل مثل ہوں ۔

کارروائی بعد سماعت مقدمہ

حکم ڈگری کو جو فیصلہ کا نتیجہ ہے — حاکم عدالت کو چاہیے
کہ بلحاظ اوسکے منشاء کے بہت غور کے ساتھ تحریر کرے حکم مذکور صحیح
اور محدود الفاظ مین تحریر ہونا چاہیے اور اوسمین صاف
اور صریح طور پر یہہ لکھنا چاہیے کہ ہر فریق کو جس حکم مذکور اثر
پذیر ہو کیا کرنا یا نکرنا پڑیگا اور استقرار حق کہ جو حکم مین لکھا
جاوے مختصر اور صحیح ہونا چاہیے — ہر حکم امتناعی
صاف اور سریع الفہم ہونا ضرور ہے — (۲۶)

(۲۹) ہر ڈگری پر دستخط وکلاء فریقین مقدمہ کی جو وکالتاً حاضر ہوئی
ہون بیشتر ہونے دستخط حاکم صادر کنندہ ڈگری کے ہونا
ضرور ہین اور اگر کوئی وکیل ڈگری پر دستخط کرنے سے قاصر رہے
تو حاکم عدالت کو اوسکی وجہہ قصور لکھنا چاہیے —

(۲۵) عدالت کا یہہ فرض ہے کہ جملہ حقوق فریقین پر جو اونکو قانوناً یا اتفاقاً حاصل ہوں
ہون غور کرے اور بذریعہ اپنی ڈگری کے اونکو اثر پذیر کرے مگر عدالت
کو چاہیے کہ اپنے تئین صرف اوس دادرسی پر کہ جسکی عرضی دعوی مین
استدعا ہو محدود رکھے — مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۱۷۴
(۲۶) ڈگری اسطرح پر تحریر ہونی چاہیے کہ اوسمین کسی دیگر دستاویز کے
حوالہ دینے کی ضرورت نہ ہو —

اوس حالتمین جہان عرضی دعویمین واصلات کا دعوی ہو بحث
اس امر کی کہ مدعی کو بابت عرصہ بیدخلی اور تاریخ نالش کیا ملنا
چاہیئے علیحدہ قایم ہونا لازم ہے اور اگر ممکن ہو تو وقت سماعت
مقدمہ کے اوسکا تصفیہ ہونا ضرور ہے اور ڈگری مین صاف
تعداد واصلات کی جو ہر مدعا علیہ کو اجمالاً یا منفرداً مدعیکو دینا
پڑے تصریح ہونی چاہیئے لیکن اگر توجیہ معقول کچھ ضرور ہو
کہ انفصال تعداد واصلات صیغہ اجراء ڈگری مین پیش کیا جاوے
تو وجہہ اوسکی معہ حکم کے حسب مراد دفعہ ۲۰۴ کے تحریر ہونی چاہیئے
حاکم عدالت کا یہہ فرض ہے کہ شہادت پیش کردہ فریقین سے
جو اوسکے روبرو گذری ہو زر واصلات باقتی مدعی کا تصفیہ کرے
اور حاکم مذکور کو اپنے پر تصفیہ واصلات کے چھوڑ دینے کا اختیار نہین
منصب ہے جیسا کسی اور امر کا جو مابین فریقین مقدمہ کے مابہ النزاع
ہو — جب کبھی ضرور ہو تو اپنے واسطے کرنے تحقیقات موقع کے

(۱) دیکھو دفعہ ۲۱۲ ضابطہ دیوانی — یہہ فرض عدالت صادر کنندہ ڈگری کا ہے
کہ تصفیہ واصلات کا کرے کیونکہ یہہ ایک جزو اعظم ڈگری کا ہے عدالت
اجراء کنندہ ڈگری تصفیہ واصلات کا نہین کر سکتے — اصول دیوانی
واصلات کا یہہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی جایداد پر بطور ناجایز قابض ہو کر

سمجھا جانا چاہیئے اور ایسے کہ غلطی وجہہ کافی طور پر لکھنا لازم ہے مگر جب امین
معین کیا جاوے تو اوسکا فرض یہہ ہے کہ عدالت کے لیئے شہادت
بہم پہونچاوے — اور نسبت اصلیت واقعات مقدمہ کی
جو اوسنے دیکھے ہوں عدالت میں کیفیت بہیجے — ایسی
حالت میں عدالت کو چاہیئے کہ بحسب بموجب قواعد متذکرہ
دفعہ ۴۵ کے عمل کرے اور اظہار گواہوں کا جو امین نے لیے
ہوں اور کیفیت امین اظہاروں کا اگر اوسکا اظہار لیا گیا ہو شہادت
کا ایک جزو ہے کہ جس سے حاکم عدالت کو اوس امر کو جو اوسکے
روبرو پیش ہو فیصل کرنا لازم ہے اور شہادت مذکور بروقت
سماعت امر متنازعہ کے عدالت میں مانند دیگر شہادت
کے بحاضری فریقین پیش ہونی چاہیئے —

(۲۱) جب کبھی کہ وقت درخواست اجراء کے یا دوران مقدمہ اجراء ڈگری کے
حاکم عدالت کو دریافت کرنا اس امر کا ضرور ہو کہ زر یافتنی مسایل بابت
ڈگری کے کیا ہے یا کسی قدر باقی ہے تو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ اوسوقت
اوسکی ادائی سے مستفید ہو تو اوس سے وہ رقم دلوائی چاہیئے جو بابت عرصہ قبضہ
ناجائز کے جو کسی آسامی سے درصورت کرایہ یا لگان پر دی جانے اس جایداد کے
معقول طور پر واجب الادا ہوتی ملاحظہ کرو مقدمہ مندرجہ جلد ۹ صفحہ ۳۰۵ ویکلی رپورٹر

مثل ہر واسطے دریافت کرنے اس امر کے خود غور کرے
اور خود اوس نتیجہ کو پہونچے —

(دفعہ ۲۳۳)

جب حاکم عدالت کی روبرو کوئی درخواست اجراء بموجب
دفعہ ۲۳۱ ضابطہ دیوانی منجانب ایک یا زیادہ اشخاص
کے کہ جو کل مجملہ ڈگریداران نہوں جنکے حق مین ڈگری صادر
ہوئی پیش کیجاوے تو حاکم مذکور کو چاہیئے کہ باقی ڈگریداران
یا اونکے قایم مقاموں کو اوسپر اوس شخص یا اشخاص کو جنکے مقابلہ
مین درخواست دی گئی ہو اطلاع دی اور حاکم مذکور کو چاہیئے
کہ درخواست مذکور کو منظور نکرے تا وقتیکہ بعد سماعت عذرات
مجملہ فریقین متذکرہ بالا کے یا بعد دینے موقع کیسان مذکور
کو واسطے پیش کرنے عذرات کے اوسکا اسبارہ مین
اطمینان ہوجاوے کہ درخواست دینے کی وجہہ کافی ہے —
ایسی حالتونمین حاکم عدالتکو درخواست اجراء واسطے جاری
ہونے حصہ رسدی ڈگری کا اجرا نہین ہوسکتا بلکہ کل ڈگری کا اجراء
ازطرف کل ڈگریداران یا اونمین سے ایک کی ہوسکتا ہے الا اوسصورتمین
کہ ڈگری سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ ہر ڈگریدار کے استحقاق کے اوسعدہ
جداگانہ صراحت ہے — جلد ۹ دیکلی رپورٹ صفحہ ۱۰ —

کرانے کل ڈگری کے یا اوس مقدار ڈگری کے کہ جو باقی رہ گئے ہو تصور کرنی چاہیئے — اگر درخواست واسطے اجراء ایک حصہ یا حصہ رسدی ڈگری کے ہو تو حاکم کو چاہیئے کہ اوس درخواست کو منظور نکرے —

(۲۳۲) جب درخواست اجراء ڈگری بموجب احکام دفعہ ۲۳۲ ضابطہ دیوانی کے بسبب ایسی شخص کے گذرے جو اپنے تئین بذریعہ انتقال از طرف اصل ڈگریدار کے خواہ وہ تحریری ہو خواہ بذریعہ اثر قانونی ہو مستحق اجراء کرنے ڈگری کا بیان کرتا ہو تو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ گذرنے درخواست کے اطلاع ڈگریدار یا اگر ممکن ہو اوسکے قائم مقام کو اور نیز اوس شخص یا اشخاص کو جو متل سے مدیونان ڈگری واضح ہوتے ہون یا جنکے مقابلہ مین اجراء چاہا گیا ہو وے اور حاکم کو چاہیئے کہ درخواست مذکور کو منظور نہ کرے تا وقتیکہ بعد سماعت عذرات جملہ فریقین کے یا دینے موقع اونکو واسطے حاضر ہونے عدالت کے اوسکا اطمینان اس بارہ مین نہو جاوے کہ انتقال اصل مین ہو گیا اور اون اشخاص کے استحقاق مین کہ جنپر ڈگری کا اجراء چاہا گیا ہے ڈگریدار کی تبدیلی سے کوئی اثر نہو گا اگر حاکم مذکور کو

درخواست منظور کرنا مناسب معلوم ہو تو اوسے چاہیئے کہ حکم
منظوری تحریر کرے اور یہہ حکم دے کہ اوسوقت سے نام منتقل الیہ
کا بجاے نام اصل ڈگریدار کے جسکی طرف سے انتقال ہوا ہو
مسل مین تحریر ہوگا — جب ڈگری کا انتقال بذریعہ اثر
قانون کے ہو تو ڈگریدار کی تبدیلی مین کوئی اندیشہ نہین لیکن
درصورت انتقال بذریعہ معاہدہ خانگی کے ایسا نہین ہوسکتا
مثلاً اگر وقت انتقال خانگی کے مدیون کی کوئی ڈگری انتقال
کنندہ ڈگریدار پر ہو خواہ وہ ڈگریات ایک ہی عدالت
کی ہون یا نہون تو درخواست تبدیلی ڈگریدار کی بلا مرضی
مدیون کے عموماً منظور ہونی چاہیئے کیونکہ نام خریدار ڈگری کا
بجاے ڈگریدار کے داخل کرنے سے مدیون کو اپنی ڈگری کے
الفاء کرانے مین شاید سخت مشکل درپیش آوے حاکم عدالتکی
کسی کام مین اتنی ہوشیاری درکار نہین ہے جتنی کہ ایسی
درخواستونکے غور کرنے مین جو از طرف اون اشخاص کی گذرین
جو اپنے تئین مستحق اجرا کرانے اون ڈگریات کا بذریعہ کسی
قسم کے انتقال کی ظاہر کرتے ہون ایسی درخواستونکا
بلا امتیاز منظور کرنا باعث تکلیف وطول مقدمات کا ہوتا ہے —

(۴۴)

قرضه ڈگری شده کی یعنی ایسے قرضه کا جسکے دی جانے کا
کسی ڈگری مین حکم ہو قرق کرنے سے یہه لازم نہین آتا
که اوس ڈگری کا اجرا بند ہو گو اوس قرقی کا یہه اثر ہو جاتا ہے
که مدیون ڈگری مذکور اپنے دائن کو اوس قرضه کے فوراً
ادا کرنے سے ممنوع ہو جاتا ہے لیکن اگر دوران قرقی مین
وہ قرضه یا اوسکا کوئی جزو بذریعه اجرا کے وصول ہو کر عدالت
مین آوے تو وہان وہ قرضه زیر قرقی رہتا ہے اور اوسکی
نسبت صرف بموجب احکام دفعه ۲۷۳ ضابطه دیوانیکے
کارروائی ہو سکتی ہے اگر یہه ضرور ہو که کسی مدیون کا
وہ استحقاق زرنقد که جو اوسکو دوسری ڈگری مین حاصل
ہو قرق کیا جاوے تو عموماً یہه بموجب دفعه ۳۰۰ ضابطه
دیوانیکے بذریعه تقرر منیجر یعنی مہتمم کے جو اوس ڈگریکا اجرا
کرا دے ہونا چاہیے عدالت قرق کننده ڈگری کو یہه
نہین چاہیے که اوس ڈگری کا نیلام کرے الا اوس صورت
مین که کوئی وجه معقول ایسا کرنیکی اوسکو ظاہر ہو اور ایسی صورتون مین حاکم عدالت کو
چاہیے که اپنے حکم مین وجه حکم کی بہی تحریر کرے —

مثلاً مقدمه اجراء ڈگری مین مدعا علیه نے مدعی کی ڈگری کو که جسکی رو سے

(۳۵)

جبکہ بعد قرق کرنے کسی قرضہ ڈگری شدہ یا قیمتی مدیون کے عدالت
قرق کنندہ قرضہ کو نیلام کرے یا واسطے وصول کرنے اوسکے
ایک مہتمم مقرر کرے تو خریدار قرضہ کا صورت اول مین اور مہتمم
صورت آخر مین حسب مراد دفعہ ۲۳۴ کے مشتری ڈگری
متصور ہوگا اور اوسکو اجرا کرانے ڈگری کا منصب حاصل
ہے — اگر شخص مذکور ایسی درخواست کرے تو حاکم عدالت
کو چاہیے کہ اوسے منظور کرے الا اوس صورت مین کہ بعد سماعت
عذرات جملہ فریقین کے یا دینے موقع فریقین مذکور کو واسطے
حاضر ہونے عدالت کے حاکم عدالت کے جسکے روبرو
درخواست پیش ہو یہہ راے ہو کہ بوجہہ انتقال سابقہ یا
دیگر وجہہ خاص کے جو تقرر یا نیلام از طرف عدالت قرق کنندہ

اوسکو نو سو پچیس (۹۲۵) روپیہ یا قیمتی تہے قرق کرایا اور بموجب دفعہ ۲۳۶ ضابطہ دیوانی
کے حکم امتناعی منظر گاہ عام پر عدالت مین لگادیا گیا اور نقول حکم مذکور مدیونان
کو دیگئین بعدہ ڈگری کا نیلام ہوا اور مدعا علیہ نے بیس روپیہ کو خریدا —
بر طبق اپیل خاص از طرف مدعیکے اس بناء پر کہ نیلام بے قاعدہ تہا کیونکہ حکم امتناعی
کی تعمیل اوسپر نہین ہوئی (تجویز ہوئی) چونکہ حکم امتناعی بموجب دفعہ ۲۳۶
کے فقط تو نیلام با ضابطہ ہوا یہہ بہی تجویز ہوا کہ عدالت جاری کنندہ ڈگری کو نہین

کے ہوا اوس سے سایل کو بعد وصول ہو جانے زر ڈگری کے
استحقاق پانے زر مذکور کا نہین ہو چکا — وہ مباحثے جو ایسی
درخواستونکے وقت پیش ہوتی ہین اس سبب سے پیدا ہوتی
ہین کہ عدالت قرقی کنندہ قرضہ ڈگری شدہ کو جو علاوہ ڈگریدار
ہر اسے نام کے کسی شخص ثالث کا باقی تہا قرق کر لیا بلکہ یہہ
بحث بجانب شخص معترض کے بہی کہ جو بعد منظور ہونے
درخواست کے عدالت مین آوے پیش ہو سکتی ہے ایسی
صورت مین اعتراض مذکور کا غور کرنا بموجب دفعہ ۲۷۸ کے بابت
دفعہ ۲۴۴ کے زیادہ تر ہونا چاہئے مگر اعتراض کا کچھ بہی سبب ہو حاکم عدالت
کو ہمیشہ چاہیئے کہ اوسکی بابت خوب غور کرے کیونکہ اگر اوسکے حکم کا نتیجہ ہوگا
کہ شخص غیر مستحق کو روپیہ ملجاوے تو ڈگریدار اصل مالک مجاز کو واسطے
واپس پانے اوسکے اوس شخص پر نالش علحدی کرنی پڑیگی —
جب حاکم عدالت سے یہہ درخواست کیجاوے کہ اوس عدالت کی
ڈگری کسی دوسری عدالت کو واسطے اجراء کے بہیجی جاوے

چاہیئے تہا کہ ڈگری مدعیکو نیلام کرنے بلکہ بموجب دفعہ ۲۴۳ کے واسطے الفاء
کر اسنے ڈگریکے منجر بقرر ہونا چاہیئے تہا — ملاحظہ کرو نظیر مقدمہ جدورا
بنام ہنومان سنگہ جلد ۳ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۰۸ —

تو اوسے چاہیئے کہ اول اس بارہ مین اطمینان حاصل کرے کہ سایل کو منصب کرانے اجراء اجراء کا حاصل ہے یا نہین اور وہ ڈگری اوس عدالت کی حدود اختیار کے اندر جاری ہین ہوسکتی پھر اوسی چاہیئے کہ ایک نقل ڈگری کی یا اشتمول فیصلہ یا کسی دیگر امر کے اور نیز نقل کسی حکم کے جو بموجب دفعہ ۲۳۲ - اور دفعہ ۲۴۴ کے صادر ہوا جس سے سایل کو منصب اجراء کرانے کسی ڈگریکا حاصل ہوتا ہو تیار کراے اور نیز ایک سارٹیفکٹ اس امر کا کہ تاریخ دینے سارٹیفکٹ تک ایفاء ڈگری کا کسقدر ہوا اور نیز تاریخ اخیر کارروائی کی جو واسطے قایم رکھنے اثر ڈگری کے کی گئی ہو مندرج ہونے چاہیئے اور صرف یہہ ہی کاغذات اوس عدالت کو جہان اجرا کرانا مطلوب ہو بھیجے جانے چاہیئے —

کارروئی اپیل

(۲۷۳) درصورت دایر ہونے اپیل بناراضی فیصلہ کسی عدالت مرافعہ اولی کے صرف غنی الف واسطے اپیل کے عدالت اپیل کو بھیجی جاوے الا اوس صورتمین کہ حسب منشاء دفعہ ذیل عدالت اپیل دیگر کاغذات کو بھی طلب کرے جب اپیل کسی ایسے امر پر مبنی ہو جسکا ذکر

نمبر (ب) مین ہے تو اپیلانٹ کو چاہئے کہ عدالت اپیل کو
اطلاع دے کہ نمبر (ب) بھی درکار ہو گیا —

(۳۸) عدالت اپیل کو چاہئے کہ مقابلہ اپیل کو صرف بلحاظ اون
کاغذات کے جو نمبر (الف) مین شامل ہون سماعت کرے الا
اوس صورت مین کہ اگر عدالت اپیل کا یہہ اطمینان ہو جاوے
کہ نمبر (الف) کسی طرح پر ناکمل ہے تو عدالت مذکور عدالت
مرافعہ اولی سے کوئی کاغذ یا اظہار جو کم ہو وہ نیز نمبر (ب)
اگر حسب قواعد دفعہ ۷۴۳ کے درکار ہو طلب کرے مگر ان
دفعات سے یہہ مطلب نہین ہے کہ عدالت اپیل کے اون
اختیارات مین جو بموجب دفعہ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ کے عدالت
اپیل کو حاصل ہین کسی طرح پر خلل آوے —

(۳۹) ہر حکم عدالت اپیل کا جو حسب دفعہ اخیر الذکر یا دفعہ ۵۶۶
۵۶۷ و ۵۶۸ کے ہو دوران سماعت اپیل مین عام عدالت
مین سنانا چاہئے اور حکم کے دینے کے وجوہ عام طور پر
تحریر ہونا لازم ہے اور نیز ایک فرد احکام و وجوہات حسب
منشاء دفعہ ۴ تحریر ہونی ضرور ہین —

(۴۰) اگر اپیل خاص یا اپیل درجہ دوم کسی عدالت اپیل کے حکم کا

عدالت العالیہ ہائی کورٹ مین دائر ہو تو عدالت کو چاہئے
کہ عدالت ہائی کورٹ مین نقل (الف) عدالت مرافعہ اولی بالکل
اور کاغذات مفصلہ ذیل اپنے یہان کے جو ایک نقل زائد قرار
دیجاوے روانہ کرے —

(۱) فرد تحریری احکام و وجوہات جنکا دفعہ اخر الذکر مین مذکور
ہے اگر کوئی ایسا حکم تحریر ہوا ہو — (۲) ایک فرد کل احکام
کی جو عدالت اپیل سے نسبت تبدیلی فریقین کے صادر ہوئی
ہو — یا دوران سماعت اپیل سے متعلق ہون اور ایک فرد
کل واقعات اہم کہ جو دوران اپیل مین درپیش ہوئے ہون
(۳) اظہارات جو عدالت اپیل کے بروقت سماعت اپیل
کے تحریر کئے گئے ہون اور کوئی دستاویزات جو عدالت اپیل
مین بموجب کسی حکم کے پیش ہوئے ہون (۴) کاغذات
اور اظہارات جو بموجب حکم عدالت اپیل کے عدالت موصوف
کو بھیجے گئے ہون اور وقت سماعت اپیل کے اور سر اجلاس
پڑھے گئے ہون (۵) فیصلہ عدالت اپیل (۶) ڈگری عدالت اپیل

متفرقات

اگر ہدایات مذکور الصدر کی قرار واقعی تعمیل کیجاوے تو وقت اختتام

سماعت مقدمہ سے کہ عدالت مرافعہ اولی مین جملہ کاغذات موجودہ
مثل کے دو حصہ جداگانہ ہو جاوینگے ایک تو نتھی (الف) یعنی
کاغذات متعلق سماعت مقدمہ دوسرے نتھی (ب) کہ جسمین
حکمنامجات عدالت اور عرائض معہ احکام جو اونپر صادر ہوئے
ہون و بیان حلفی وغیرہ شامل ہونگے اور اس نتھی مین
کوئی کاغذ جو فریقین مقدمہ کا ہو شامل نہین ہوگا اور یہہ نتھی
نتھی حکمنامجات کہلاویگی عرائض فریقین ڈگری یا اوسکے
قایم مقامان کے یا سوالات جو منجانب ڈگریدار یا مشتری ڈگری
کے دوران مقدمہ اجرائے ڈگری مین گذرے ہون اور تنقیحات
جو اوسوقت مین قایم ہوئے ہون اور شہادت
لسانی یا دستاویزی جو تحریر ہوئی ہو اور حکم اور فیصلہ
عدالت کا جو صادر ہوا ہو یہہ سب نتھی (الف) مین شامل
ہونا چاہیئے اور باقی عرائض اور کاغذات اجرائے ڈگری
کے نتھی (ب) مین لگانے چاہیئے *

قاعدہ بابت ترتیب نتھیات (الف) (ب) ۲

ہر مقدمہ ابتدائی مین حاکم عدالت کو جسکے روبرو وہ مقدمہ پیش
ہوے چاہیئے کہ خواہ وہ مقدمہ کسیطرحکا ہو یا نہ ہو البتہ

نهبی جسکو نیپی (الف) کہتے ہین کاغذات مفصلہ ذیل کی حسب
ترتیب ذیل تیار کرے —
اول عرضی دعوی معہ کسی فرد کے جو اوسکے ساتھہ داخل
ہوئی ہو اور اگر کسی دستاویز کی رو سے دعوی ہو تو وہ دستاویز
مقدمات متفرقات مین عرضی اوس فریق کی جسنے عدالتمین
درخواست کی ہو بجاے عرضی دعوی اوسکے ہوگی —
(۲) - بیانات تحریری فریقین کے اگر کوئی ہون — مقدمات
متفرقات مین جواب تحریری —
(۳) جوابات ایسے سوالات تحریری کے جو بموجب احکام
دفعہ ۱۲۵ و ۱۲۹ - و ۱۳۰ ضابطہ کیے گئے ہون اور
دستاویزات جو روبرو سے احکام دفعہ اخر الذکر کے طلب
کیے گئے ہون —
(۴) وہ تنقیحات جنکو فریقین نے اپنی رضامندی سے
عدالت مین داخل کیا ہو یا جسکو عدالت نے مرتب کیا ہو*
اور نیز تنقیحات ترمیم شدہ اور تنقیحات مزید اگر کوئی ہون —
(۵) حکمنامہ پنچایت معہ درخواست ثالثی و وکالتنامہ

* یہہ ان اصلاح کی عدالتوںمین کتاب مین شامل ہونا چاہئے —

و فیصلہ پنچان و کارروائی اظہارات و دستاویزات
جو روبروئے پنچان پیش ہوئے ہون —

(۶) احکام انتنائی یا فرقی قبل از فیصلہ معہ کیفیت ناظر اور حملہ عرائض متعلق اوسکے —

(۷) اظہارات گواہان جو عدالت مین تحریر ہوئے ہون — یہ اوس ترتیب سے جیسے گواہونکا اظہار ہوا شامل ہونے ضرور ہین —

(۸) اظہارات گواہان کے جو معرفت اہل کمیشن کے لیئے گئے ہون — اور اونمین تخصیص ہین ایسے اظہارات کے جو عدالت مین پڑہے گئے ہون دکہلانے چاہیئے — کیفیت اُنہین و نقشہ جات شمولہ اوسکے معہ پروانہ اسمی امین —

(۹) دستاویزات جو دوران سماعت مقدمہ مین فریقین کی جانب سے پیش ہوئے ہون — ہر دستاویز پر نشان لگانا چاہیئے اور تاریخ داخلا اور دستخط حاکم کی تحریر ہونی ضرور ہین —

(۱۰) راضی نامجات و صلحنامجات اگر کوئی ہون —

(۱۱) فیصلہ —

(۳۱) دگری

واسطے ترتیب کرنے نقل الف کے ہر دستاویز جو شہادت
میں پیش اور داخل کی گئی ہو اور جسکو عدالت رکھنے کی
مجاز ہو اور نیز بقول جن اہم ایسی دستاویزات کے جو
طرف سے فریقین کے پیش ہوئے ہوں اور جنکو عدالت
رکھنے کی مجاز نہیں ہے شامل نقل الف ہونی چاہئے
ہر دستاویز جو شہادت میں پیش ہوئی ہو اور
نہ لی گئی ہو اور نیز ہر دستاویز جو بعد داخل ہونے عدالت
کے سماعت مقدمہ میں کارآمد ہوئی ہو بعد ثبت
کرنے نشان کے فریقین پیش کنندہ کو واپس ہونے
چاہئے اور عدالت میں وہ کبھی بھی نہ رکھنے چاہئے
اگر نامنظور ہو تو اوسپر لفظ نامنظور اور اگر واپس ہو
تو لفظ واپس تحریر ہونا ضرور ہے اگر کوئی دستاویز جو
کسی طرح پر شہادت میں کام آوے کسی ایسے
مقدمہ کی مثل میں شامل ہے جہاں سے وہ حسب ضابطہ
علیحدہ نہیں ہو سکتی یا اگر وہ رقم درج بھی ہے کہ معمول
طور پر وہ اپنی جلد سے علیحدہ نہیں ہو سکتی

تو اوسکو شامل نتھی الف ہمیشہ کے لیئے نہ کرنا چاہئے
بلکہ بعد ثابت ہونے کے اگر ثبوت ضرور ہو اور بعد ملاحظہ
عدالت اور فریقین کے اوسکو اپنی جگہہ مین رکھنا چاہئے
اور ایک نقل مقدمہ مین اوسکے شامل نتھی الف ہونی ضرور ہے
— اسیطرح اگر کوئی حاکم عدالت کسی مقدمہ کے کاغذات
کو طلب کرے تو اون کاغذات کی نقل بھی حسب قاعدہ
مرقومہ بالا شامل ہوگی — اگر کوئی دستاویز ایسی ہو
کہ جو اصل تو شامل مثل نہو سکے اور نقل سے منشا حاصل
نہ ہوتا ہو تو ایک کاغذ شامل نتھی الف ہونا چاہئے
جسمین خلاصہ کیفیت دستاویز مذکور اور جائے حراست
اوس دستاویز کا بیان ہونا ضرور ہے ہر مثل کے ساتھ
ایک فہرست ہونی چاہئے اسمین ہر دستاویز و کاغذ
جو مثل مین شامل ہو اوسکا بذریعہ نمبر اظہار ہونا ضرور ہے
— اگر کوئی کاغذ مثل سے واسطے کسی دوسرے مقدمہ
کے علیحدہ کیا جاوے تو فہرست مین اوسکا اظہار ہونا
ضرور ہے — سوائے کاغذات مذکور کے باقی کاغذات
شامل نتھی ب ہونا چاہئے — اجراء ڈگری [illegible] نسبت جو

ڈگریدار و درخواست ہای بموجب دفعہ ۲۱۲ و دفعہ ۲۰۵
و دفعہ ۲۱۱ و اطلاعنامجات دفعہ ۲۱۶ و پروانہ قرقی یا
دخل و اشتہارات کیفیت تعمیل حکمنامجات مذکور —
روبکار عدالت عامل نیلام جملہ درخواست ہاے مدعاعلیہ
بابت اعتراضات نسبت اجراء ڈگری و درخواست
ہائے ڈگریدار نتھی الف مین شامل ہونگے فرد حساب
و جملہ رسیدات جنمین الفاء زر ڈگری خبراً یا کلاً ہون اسکی
نتھی مین شامل ہونگی   سرکلر آرڈر عدالت العالیہ ہائی
کورٹ کلکتہ نمبری ۱۳ مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۶۷ع
ان اضلاع مین سمن بلطرفہ کا شامل نتھی الف ہوتا ہے — تمام شد
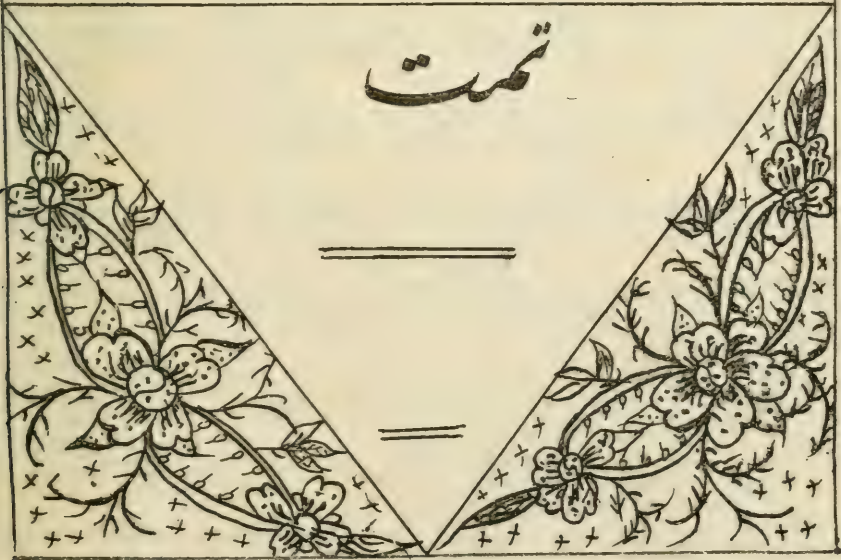
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	وغیرہ اکثر نظایر	وغیرہ و اکثر نظایر
۲	۱۲	ایکٹ ہذا	ایکٹ ۱۰
//	۱۵	سوالات پوچہنے کے	سوالات کے پوچہنے کی
۴	۲	جائے	چاہیئے
۵	۱۶	ہو	ہوئی
۷	۱۲	ہونے چاہیئے	ہونے چاہین
۸	۱۲	جیسی مدعی دعوی	جن سے دعوی مدعی
//	۱۶	درضورت	درصورت
۱۰	۳	اوسیوقت	اوسوقت
//	۱۴	فریق مقدمہ	فریقین مقدمہ کو
//	۱۵	مرتبہ	مزید
۱۱	۱	جیسے	جنسے
//	//	کرانا چاہیئے	نہ کرانا چاہیئے
//	۵	سمجہے	سمجہین
۱۲	۱	وقت	دقت
//	۱۵	اپنے تائین	اپنے تیئن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۱۶	نہین رہکے	نہین رکہین
۱۲	۱۶	متنازعہ	غیرمتنازعہ
۱۶	۲	چاہئے	چاہین
//	۳	جسکی	جنکی
//	۶	ہونی چاہیئے	ہونی چاہین
//	۱۶	برون صاحب کاکامن	برون صاحب کاکامن لا
۱۷	۳	قضیہ	قصہ
//	۹	گواہ بخبر	گواہ کو بخبر
//	۱۷	پنڈیون	پنڈویون
۱۸	۶	حاکم عدالت کو	توحاکم عدالت کو
۲۱	۱۵	اول گواہ کا	گواہ کا اول
۲۲	۱۴	اونکی نسبت	اوسکی نسبت
۲۳	۱۲	ایسی کوشش	کوشش
۲۴	۱۵	ہوتی ہے	ہوتی ہین
۲۵	۱	اور درصورت	درصورت
//	۹	ہوی تہی	ہوئی ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۶	اوسی	اوس سے
۲۸	۱۰	ہونا چاہیئے	ہونی چاہین
〃	۱۳	یہہ خیال کہنا	یہہ خیال رکہنا
۲۹	۶	متصدقہ	مصدقہ
〃	۱۷	اطمینان	امتحان
۳۰	۱۳	ہونی چاہیئے	ہونی چاہین
۳۱	۱	اعتراض	اغراض
〃	۴	اونکی	اوسکی
۳۲	۹	کیبری	کری
۳۴	۹	وہ اس اس	وہ اس
۳۵	۱۲	اتفا قاً	انصا فاً
〃	۱۳	آپکو	اونکو
〃	۹	ہونا	ہونی
۳۶	۳	ہونا	ہونی
〃	۱۶	دیوانی	دلوانی
۳۷	۷	اظہار آمین	واظہار آمین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۱۴	کسی قدر	کسقدر
//	۱۴	بعد اس سطر کے جو عبارت ہے وہ شرح ہے	
۳۸	۱۳	بعد اس سطر کے جو عبارت ہے وہ شرح ہے	
۳۹	۵	دفعہ ۲۳۳	دفعہ ۲۳۲
۴۱	۸	دفعہ ۲۷۳	دفعہ ۲۷۲
۴۳	۴	قرقی کنندہ	قرقی کنندہ فی
۴۴	۲	اجراء اجراء	اجراء
۴۴	۱۲	چاہیئے	چاہین
۴۵	۹	اخبارات	اختیارات
//	۱۵	ہونا لازم ہے	ہونی لازم ہین
۴۷	۱۴	لگانی چاہیئے	لگانی چاہین
۴۸	۱۱	ضابطہ کی	ضابطہ دیوانی کے لئے
۵۱	۷	شامل ہوگی	شامل مثل ہوگی

تمت

Copy sight registered Baijnath

B. R.